

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۱۴ع | نمبر ۳۱

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں*

تواریخ

- تواریخ کلیسیا ۸ر
- تواریخ مذہب ۸ر
- تواریخ روم ۸ر
- تواریخ مصر ۸ر
- تواریخ یونان ۸ر
- مرقع روس ۸ر
- قدیم مسیحیوں کے حالات ۲ر
- حیات پولوس ۴ر
- حیات داؤد ۸ر
- جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اُردو ۳ر

مفید حکایتیں

- رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر

- تلاشِ حق اُردو۔ رومن اُردو ۲ر و ۶ر
- دولتِ لازوال اُردو ۳ر، ۵ر، ۸ر
- دولتِ لازوال رومن اُردو ۸ر
- عزت بیمثال اُردو ۳ر، ۵ر، ۸ر
- " رومن اُردو ۸ر
- حالاتِ جاپان ۲ر و ۶ر
- شریف بیبیاں ۲ر و ۶ر
- چندر لیلا سادھنی اُردو ۲ر و ۶ر گورمکھی ۱ر
- سیر ہند عہ
- وکیل کی سرگذشت رومن ۶ر
- سور جپرکاش ۴ر و ۶ر مجلد ۱۲ر

ہندو مذہب کے متعلق

- ستیارتھ پرکاش درپن اُردو ۸ر
- سمپردائے ۲ر و ۵ر

- ویدوں کی تعلیم ۱۰ر
- وشنو کے دس اوتار ۲ر
- ویدک تصنیفات ۱۰ر
- ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے ۲ پائی
- ویدوں کی دیوتاپرستی "
- ویدوں کی ازلیت ۶ پائی
- پرستش حیوانات ۱ پائی
- تیرتھ ۱۰ پائی
- اہل ہنود کے تیوہار "

دین اسلام کے متعلق

- اسلام میں مسیح اُردو ۱ر
- خدائے اسلام ۲ر
- ینابیع القرآن ۳ر
- الکفارہ ۱ر

بائیبل یا قرآن ۱۰؍
مسیح ابن اللہ ۲؍
میزان الحق ۴؍
طریق الحیات ۲؍
کشف القرآن ۶؍
عقاید اسلامیہ ۱۰؍
ینابیع الاسلام ۸؍
ہدایت المسلمین ۸؍
تحقیق الایمان ۴؍
تواریخ محمدی ۴؍
تعلیم محمدی ۴؍
دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام ۲؍
دعوت اسلام ۶ پائی
گنجینہ اسلام رومن ۸؍
بیگناہ نبی ۳ پائی
فارقلیط ″
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل ″
حضرت محمدؐ ″
انجیل شریف کی صحت و درستی ″
اسماءِ الٰہی ″
خدا کے دس حکم ″
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں ″
مسیح یا محمد ″
نماز ″
سچا اسلام ″
قرآن ″
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا ″
یسوع مسیح ″
سورہ فاتحہ ″
ہمارا شافع کون ہے

اشعار شیریں ۵؍ و ۱۲؍
خدا ہمارا باپ ۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی ″
انصاف کا دن ″
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶؍
تحقیق الاسلام حصہ اوّل ۲؍

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن ۳؍
اصلاح زراعت ۶ پائی
اصلاح اخلاق ۲؍
ہند کی افلاس کا انسداد ۶ پائی
شادی کی بابت خیالات ″
صنعت و دستکاری ۲؍

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۶ پائی ۱؍
اُردو کی پہلی کتاب ۱؍
اُردو کی دوسری کتاب ۲؍ و ۳؍
اُردو کی تیسری کتاب ۳؍
اُردو کی چوتھی کتاب ۴؍
رومن اُردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا ۱؍
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲؍
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳؍
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی ۳؍
گورمکھی قاعدہ ۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب ۶ پائی
″ ″ پنجابی اُردو حروف ″
″ ″ رومن اُردو ″
″ ″ گورمکھی ″

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر ۱؍
″ مرقس کی انجیل پر گورمکھی ۱؍
″ لوقا کی انجیل پر ″ ۱؍
″ یوحنا کی انجیل پر ″ ۱؍

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسیا ۸؍
حل مشکلات حصہ اوّل ۶؍
تحقیق بائبل ۴؍
طالبان حق ۹؍
تواریخ بائیبل ۸؍
حیات مسیح ۱۲؍
مسیح کا نمونہ ۸؍
مسیح کے خاص دوست ۸؍
کشف الحقایق ۴؍
راہِ زندگی ۱۲؍
موازنہ مذاہبِ رومن ۸؍
مسیح کی تعلیم ۴؍ ۸؍ ۱۲؍
القابِ مسیح ۱۴؍
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴؍
روحانی طاقت کے متعلق چند مفید خیالات ۴؍

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو ۱۲؍
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸؍
ابن حور اُردو ۸؍ طلائی شمعدان ۴؍
روح سے معمور زندگی ۴؍
طریقِ دعا ۴؍
شعاعِ نور حصہ اوّل و دویم ۵؍
طیطس یا رفیق صلیب ۸؍



نور افشان

لودیانہ۔ جمعہ ۳۱ جولائی ۱۹۱۴ء۔

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

ریلوے بورڈ کے اسسٹنٹ سکرٹری میجر سی ایف اینڈرسن صاحب ماہ ستمبر کے ابتدائی ایام میں رخصت پر جانے والے ہیں۔ اُن کی جگہ غالباً نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ڈپٹی ٹریفک مینجر مسٹر اے۔ ٹی سٹوویل صاحب متعین ہونگے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۸ جولائی میں کل ہندوستان کے اندر طاعون کی ۴۰۰ وارداتیں۔ اور ۳۳۱ فوتیدگیاں ہوئیں۔

چٹاگانگ کے نند کمار گھوش اور سورج چندر اچار جی عدالت سے ایک وکیل کے قاتل قرار دیے گئے اور ساری عمر کے لئے جلاوطن ہو گئے ہیں۔ وکیل کھانا کھاتے ہوئے گولی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔

ڈھاکہ میں دو وکیلوں اور ایک منصف اور ایک ٹھیکیدار کی تلاشی لی گئی مگر کچھ شے قابل اعتراض برآمد نہ ہوئی۔

کالیکٹ کے زمورین اور ہز ہائینس دی مہاراجہ آف کوچین کے درمیان جو نفاق عنقریب ۵۰۰ سال سے آرہا تھا اول الذکر کی ملاقات سے جو اُس نے مہاراجہ صاحب سے حال ہی میں کی جاتا رہا۔

حضور ملک معظم نے خال کی معائنہ کے متعلق بیڑہ کو ایک پیغام روانہ کیا ہے۔ جس میں آپ نے بیڑے کے لوگوں کی شان اور تزک و اور کائی ہونے اور اُن کی سرگرمی کی بڑی تعریف کی ہے۔

سینٹ پیٹرز برگ میں پھر سٹرائیک نمودار ہو گئی ہے۔

جنرل بوتھا اور اس کا عملہ جمیکا میں پہونچ گئے ہیں۔

کیو نیہا دکوتی کو آنریری گرینڈ کراس آف دی وکٹورین آرڈر کا اعزازی خطاب عطا ہوا ہے۔

لندن کے بکنگھم پیلیس میں جنرل سر آرتھر بگیٹ کا علانیہ طور پر استقبال کیا گیا۔

نیپال کے وزیر اعظم لانگھیمن شیترا کے دوسرے بیٹے شہزادہ شیترا کی شادی سکم کے موجودہ مہاراجہ کی ہمشیرہ شہزادیٔ سکم سے قرار پائی ہے۔ یہ شادی مقام گنٹوک واقعہ سکم میں ہوگی۔ تاریخ شادی تاحال معین نہیں کی گئی۔

یکم سے ۲۶ جولائی تک باسوائے ۷ و ۸ و ۱۳ تاریخوں کے شملہ پر برابر بارش ہوتی رہی۔

مسٹر ہارکورٹ بٹلر صاحب ہندو یونیورسٹی سکیم کانفرنس کی فراہمی پر شملہ سے الہ آباد تشریف لے گئے ہیں۔ سررشتہ تعلیم کے جائنٹ سکرٹری آنریبل مسٹر ایچ شارپ اُن کے ہمراہ ہیں۔

پنجاب کے ہر اطراف سے عمدہ بارش کی خبریں آرہی ہیں۔ پنجاب کے قریباً سارے دریا طغیانی پر ہیں اور اکثر مقامات میں سیلاب کی وارداتیں وقوع میں آئی ہیں۔

تار برقیات

۲۴ امحال کو ۱۰ بجے کے قریب شاہدرہ اور قاہرہ ستر شاہ کے درمیان چار مقامات میں ریل کی سڑک بوجہ کثرت بارش کے شکست ہوگئی۔ مسافر کشتی پر بٹھا کر پار اتارے گئے پھر اسی روز رک سیبی حصہ ریلوے سڑک پر رلنڈے بلپت کے درمیان کئی مقامات سے ریل کی سڑک ٹوٹ گئی۔ اور ریل وہاں سے گذر نہ سکی۔

۲۷ جولائی الہ آباد۔ سر جیمیس مسٹن۔ سر ہارکوٹ بٹلر۔ اور مسٹر شارپ صاحبان نے کل مہاراجہ دربھنگا۔ ڈاکٹر سندر لال۔ اور پنڈت مدن موہن مالویہ سے ہندو یونیورسٹی کے متعلق غیر معمولی ملاقات کی۔ اس کے بعد مہاراجہ دربھنگا غیر معمولی مقامی جلسہ میں صدر مجلس مقرر ہوئے۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ یونیورسٹی کمیٹی کی ایک معمولی میٹنگ فراہم کی جائے۔ جس میں سر ہارکورٹ بٹلر صاحب کے اس خط کے شرائط پر غور کیا جاوے جو انہوں نے مہاراجہ دربھنگہ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ سر جیمیس مسٹن۔ سر ہارکورٹ بٹلر۔ مسٹر شارپ اور مہاراجہ دربھنگہ نے آج بنارس کی سیر کی اور مجوزہ یونیورسٹی کے لئے کئی ایک جگہوں کا معائنہ کرینگے۔

۲۵ جولائی ہندوستان کے اندر فرانسیسی بستی کا گورنر ہز ایکسیلنسی ایم مارٹینو جو رخصت پر پیرس کو جارہا ہے۔ جنوبی اکارٹ کے کلکٹر اور پولیٹیکل ایجنٹ خان بہادر عزیز الدین صاحب کی ملاقات کے لئے بدھ کے روز روانہ ہوگیا ہے۔ اور وہاں اس سے الوداع ہوگا۔ یہاں پر بہ ہز ایکسیلنسی کے ساتھ ایم پی جیون صاحب بھی تھے جو اُن کے بعد ہند کی فرانسیسی بستی کے گورنر ہوئے ہیں۔

۲۵ جولائی لنڈن مسٹر بیرل نے کیمرج میں اور اسکاونٹ ہالڈن نے لنڈن میں بیان کیا کہ ہم افسوس کرتے ہیں کہ ہوم رول کانفرنس ناکامیاب رہی اور انہوں نے اسباب پر زور دیا کہ گورنمنٹ اب اپنی تجاویز پر بلا کسی قسم کے خدشہ کے کاربند ہو۔

۲۶ جولائی۔ وائینا۔ آسٹریا بڑے ہی اطمینان سے سرویا کے فیصلہ کی انتظار میں ہے۔

۲۵ جولائی بلگریڈ۔ آج سارا دن کیبینٹ کا اجلاس ہوتا رہا۔ ولیعہد نے بالمقابل کے لیڈروں سے پوچھا کہ کیا وہ گورنمنٹ کے کسی فیصلہ کو قبول کریں گے۔

۲۵ جولائی بلگریڈ۔ اسباب کا اقرار کرتے ہوئے کہ آسٹریا کو سرویا کے خلاف سخت شکایات ہیں اخبار ٹائمز اس کے الٹیمیٹم کی سختی پر اعتراض کرتا ہے۔ جس الٹیمیٹم سے واضح ہوتا ہے۔ کہ آسٹریا اس مباحثہ کا فیصلہ تلوار سے کرے گا۔ یہی اخبار آسٹریا کو تنبیہ کرتا ہے کہ اس کی مطلق العنانی ہی آگ لگا دینے کا باعث ہو سکتی ہے۔

۲۶ جولائی وائنا۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ اٹلی نے خود بخود آسٹریا کو اطلاع دے دی ہے کہ جب کبھی آسٹریا اور روس میں جنگ ہوگا تو اٹلی اتحاد ثلاثہ کی حمایت کرے گی جرمنی اور اٹلی کی شاندار رکھلالی نے نہایت ہی جوش اور شکر گزاری کی روح عوام کے اندر پھونک دی ہے۔

۲۵ جولائی لنڈن۔ لنڈن کے اخبارات کی خاص اشاعت نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ جنگ کا اعلان ہوچکا ہے۔

۲۶ جولائی لنڈن۔ جرمن جنرل اسٹاف کے سردار جنرل وان مولٹکے برلن کو واپس جانے کے لئے کرسباد سے روانہ ہوگیا ہے۔ اور فرانسیسی پریذیڈنٹ سٹاک ہالم میں ہے۔

۲۶ جولائی برلن۔ یہاں کا ایک نیم سرکاری اخبار امید کرتا ہے کہ اگر سرویا نے آسٹریا کے سچے مطالبات رد کر دیئے۔ تو یورپین طاقتیں ملکر تمام پیچیدگیوں کو دور کرنے کی کوشش کرینگی۔

۲۵ جولائی لنڈن۔ ایک جرمن اخبار لکھتا ہے۔ کہ جبتک تمام نشانات مخدوش نہ ہونگے۔ تب تک برطانیہ عظمیٰ جس کا بیڑا تا حال سپتھ ہیڈ میں مقیم ہے۔ امن قائم رکھنے کی ہر طرح سے کوشش کریگا۔ اور پیرس اور سینٹ پیٹرز برگ میں اعتدال قائم کرنے کی کوشش کریگا۔

۲۶ جولائی وائنا۔ یہاں کے اخبارات بالاتفاق کہہ رہے ہیں کہ اگر آخر کار سرویا مطیع نہ ہوا تو جنگ بالضرور ہوگی۔

دنیا میں سب سے بڑا اسٹیشن بے تار کی تاربرقی کا شہر کیفیوڈ واقعہ ویلز (انگلستان) ہے۔

ہندوستان میں نیل کی کاشت سرعت کے ساتھ کم ہوتی جارہی ہے۔ گزشتہ سال صرف ۶۳۱۰۰ ایکڑ زمین زیر کاشت نیل تھی۔ اس سے پہلے کے سال میں ۱۹۰۱۰۰ ایکڑ تھی۔

کوچین میں ایک ہسپتال کی تعمیر کا فیصلہ ہوا ہے اس پر عنقریب ۹۴۷۴ روپیہ کی لاگت آئیگی۔



ایڈیٹوریل نوٹس

خدا کے الہامی صحائف کا کام

اس امر کے دریافت کرنے کے لئے کہ دنیا میں کون سی کتاب خدا کے الہام سے ہے اور کون سی نہیں۔ پولوس رسول نے ایک معیار ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ "ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے۔ تاکہ مرد خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے بالکل تیار ہو جائے"۔ (۲ تمطاؤس ۳: ۱۶) کلام میں آیا ہے۔ کہ "خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا سو آدم جیتی جان ہوا" (پیدائش ۲: ۷) اور پھر الیہو کہتا ہے "کہ خدا کی روح نے مجھ کو بنایا ہے۔ اور قادر مطلق کے دم نے مجھ کو زندگی بخشی ہے"۔ (ایوب ۳۳: ۴) پس جس قادرِ مطلق نے آدم اور الیہو کو زندگی بخشی اور جس نے آسمانوں کو اور اُن کے تمام لشکروں کو خلق کیا۔ اور کل بنی آدم کے اندر کسی نہ کسی مخفی طور پر موجود ہے۔ وہی خدا کسی نہ کسی پوشیدہ طور پر اپنے مقدس کلام کے الفاظ میں بھی موجود ہے۔ اسی لئے فرمایا ہے کہ "خدا کا کلام زندہ اور موثر اور ہر ایک دودھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ اور جان اور روح اور بند بند اور گودے گودے کو جدا کر کے گذر جاتا ہے۔ اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے اور اس سے مخلوقات کی کوئی چیز چھپی نہیں۔ بلکہ جس سے ہم کو کام ہے۔ اُس کی نظروں میں سب چیزیں کُھلی اور بے پردہ ہیں"۔ (عبرانی ۴: ۱۲ و ۱۳) جس زندگی سے انسان زندہ ہے۔ اُس زندگی سے خدا کا کلام بھی زندہ ہے۔ اور خدا کے اس مقصد کو پورا کرتا ہے جس مقصد کو اُس کی ساری مخلوقات پوری کر رہی ہے۔ ان مقاصد میں سے چند ایک کا ذکر اختصاراً ہم بیان کرتے ہیں۔

(۱) خدا کا کلام انسان کی روح کے اندر روحانی زندگی ڈالتا اور اُسے بچاتا ہے۔ چنانچہ یعقوب رسول اپنے خط کے ۱: ۲۱ میں اپنے مخاطبین سے یوں گویا ہے۔ کہ "اس کلام کو حلیمی سے قبول کر لو جو دل میں بویا گیا۔ اور تمہاری روحوں کو نجات دے سکتا ہے"۔ اور پطرس رسول اپنے پہلے خط کے ۱: ۲۳ میں فرماتا ہے۔ کہ "تم فانی تخم سے نہیں بلکہ غیر فانی سے خدا کے کلام کے وسیلہ جو زندہ اور قائم ہے۔ نئے سرے سے پیدا ہوئے ہو"۔ اور یعقوب ۱: ۱۸ میں فرماتا ہے۔ کہ "اس نے اپنی مرضی سے ہمیں کلام حق کے وسیلہ سے پیدا کیا"۔ اور خداوند مسیح نے فرمایا کہ "جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں وہ روح ہیں اور زندگی بھی ہیں"۔ (یوحنا ۶: ۶۳) جس طرح اچھے بیج کے اندر زندگی موجود ہوتی ہے۔ اور جب اس کو مناسب موسم میں زمین کے اندر بویا جاتا ہے۔ اور اس پر سورج کی دھوپ اور بارش کا اثر پڑتا ہے تو وہ پھوٹ آتا ہے۔ اور اپنے موقعہ پر بڑھتا ہے اور اپنی قسم کا پھل لاتا ہے۔ اسی طرح بائیبل کا کلام ہے۔ جب آدمی اس کو اپنے من اور دل میں ایمان سے لے لیتا ہے اور اس کی آبیاری کرتا ہے تو وہ خود بخود اس کے اندر پھوٹ پڑتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ روحوں میں روحانی زندگی کا ظہور ہوتا ہے۔ اور اپنی قسم کا اس روح میں سے پھل پیدا ہوتا ہے۔ اور تب وہ ایمان لانے والی روح اس خرابی سے چھوٹ کر جو دنیا میں بُری خواہش کے سبب سے ہے۔ اُن کے وسیلہ سے ذات الہی میں شریک ہو جاتی ہے۔ (۲ پطرس ۱: ۴) اور "وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی چیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو وہ نئی ہو گئیں"۔ (۲ کرنتھی ۵: ۱۷) پس جو کلام خدا کے الہام سے ہے۔ اُس میں اُس قادر مطلق کی زندگی اور قدرت مستتر ہے اور وہ کلام خدا کا پھونکا ہوا (اصل زبان میں تھیاپنیوسٹاس) ہے اس کے اندر خدا کا دم یا سانس ہے اور جو شخص اس کلام کو قبول کرتا اور اپنے اندر اس کو موثر ہونے دیتا ہے اس کے اندر اُس کی طاقت اور زندگی کا ظہور ہوتا ہے۔ اور وہی روح کا پھل ہے۔ جو کلام کے ذریعہ سے انسان میں آیا اور پھر اس میں سے ظاہر ہوا۔ جس کتاب کو انسان نے تصنیف کیا ہے۔ اُس میں یہ تاثیر اور طاقت اور عمل نہیں ہے

(۲) خدا کے الہامی کلام میں پاک کرنے کی قدرت ہے۔ داؤد پیغمبر ایک سوال پوچھتا اور پھر اس کا جواب خود ہی دیتا ہے۔ یعنی کہ "جوان اپنی راہ کس طرح صاف کر رکھے؟ اس پر خوب غور کرنے سے تیرے کلام کے مطابق (زبور ۱۱۹: ۹) اور خداوند یسوع مسیح نے فرمایا ہے۔ کہ "اب تم اس کلام کے سبب سے جو میں نے تم سے کیا پاک ہو" (یوحنا ۱۵: ۳) اور پولوس رسول مسیح کی کلیسیا کی پاکیزگی کی بابت یوں فرماتا ہے کہ "مسیح نے اپنے آپ کو موت کے حوالہ اس لئے کر دیا تاکہ اُس کو (یعنی کلیسیا کو) کلام کیساتھ پانی سے غسل دے کر اور صاف کر کے مقدس بنائے"۔ (افسی

(۵: ۲۶)

(۳) خدا کے الہامی کلام کے ذریعہ سے ایماندار اس شریر سے یعنی اس دنیا کے سردار سے اور اس کی طاقت اور اثرات سے محفوظ اور مامون رہتا ہے۔ زبور نویس اس امر میں یوں رقمطراز ہے کہ تیرے لبوں کے سخن کے سبب میں نے اپنے تئیں ہلاک کرنے والے کی راہوں سے بچا رکھا۔" (زبور ۱۷: ۴) اور کہ میں نے تیرے کلام کو اپنے دل کے بیچ چھپا لیا تاکہ میں تیرا گناہ نہ کروں۔" (زبور ۱۱۹: ۱۱) اور اسی وجہ سے خداوند مسیح نے بھی فرمایا ہے کہ میں نے تیرا کلام انہیں پہنچا دیا۔۔۔۔۔ انہیں سچائی کے وسیلے سے مقدس کر تیرا کلام سچائی ہے۔" (یوحنا ۱۷: ۱۴ و ۱۷)

یہ تین امور اختصاراً پیش ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ بائبل ان نوشتوں کا مجموعہ ہے۔ جو خدا کے الہام سے قلمبند ہوئے اور اُن میں خدا کا کلام ہے۔ وہ کلام خدا کا پھونکا ہوا۔ (تھیوپنیوسٹاس) ہے۔ پس بائبل خدا کا الہامی کلام اور خدا کا کلام ہے۔

لائلپور میں سیلاب

مسٹر ایچ۔ ایم۔ ہارٹن علاقہ لائلپور سے اُس علاقہ کی اس تباہی کا حال مفصلہ ذیل لکھتے ہیں۔ جو حال ہی میں کثرت بارش اور سیلاب کی وجہ سے معرض ظہور میں آئی۔

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور افشاں لودیانہ

ملک بار ضلع لائلپور میں سخت طغیانی ظہور میں آئی۔ بارش کیا تھی ایک طوفان تھا جس نے نہ اپنا دیکھا نہ پرایا۔ سینکڑوں گھروں کو بیدریغ مسمار کر دیا اور ہزاروں بیگہ زمین کو برباد کر دیا فصل خراب ہو گئی ہے۔ سینکڑوں آدمی طغیانی میں پھنسکر لقمۂ نہنگ آب ہوئے۔ یہ بلا ہمارے گاؤں خوشحالپور پر بھی نازل ہوئی۔ مسٹر ایم اکرالائن بھی جبکہ وہ لاہور سے اس قطعہ زمین کو سرافرازی بخشنے کے لئے آ رہی تھیں۔ اس بلا میں نارہ ڈاڈہ چک نمبر ۲۲۸ کے قریب پھنس گئیں زندگی کی اُمید مفقود ہو گئی تھی۔ اور چراغ حیات ٹمٹما رہا تھا۔ کہ ایک زمیندار مسمی عالم خاں نے جان جوکھوں میں ڈالکر اس گل رعنا کو دست نہنگ اجل سے بچا لیا۔ خدا بھلا کرے اس بچارے کا۔ وہاں تین میل کے فاصلے پر ہمارا گاؤں ہے کندھے پر اُٹھا کر لایا۔ راستے میں دلدلی زمین اور پانی حائل۔ غریب مر مر کر اس جگہ تک لایا تمام گاؤں کی استدعا ہے کہ آپ کے اخبار میں یہ خبر درج کر دیجاوے۔ اور اگر ہو سکے تو عالم خاں کو اس کا صلہ بھی ضرور دیا جاوے

والسلام۔

قاضی محمد سلیمان صاحب کے خط کا جواب

ناظرین نور افشاں میں سے اکثر صاحبان نے لودیانہ کے سوامی دھرمپال جی بی۔ اے کے ماہواری رسالہ "السلم" کی جلد اول نمبر ۱ کا مطالعہ تو ضرور ہی کیا ہوگا۔ اُس میں جھنڈ ریاست پٹیالہ کے سشن جج قاضی محمد سلیمان صاحب کا ایک مبسوط خط چھپا ہے۔ جس میں صاحب موصوف نے دو باتوں کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اوّل یہ کہ مسیحیت میں تمدن نہیں ہے جو ایک متاہل شخص کے لئے لازمی ہے۔ دوم خداوند مسیح نے انجیل شریف میں ایک موعود کی تشریف آوری کی پیشین خبری دی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ تم سب اس پر ایمان لاؤ اور وہ محمد صاحب ہیں۔ اس بنا پر جج صاحب نے سوامی دھرمپال کو متنبہ کیا ہے کہ اُن کو مسیحی ہونے سے کچھ فائدہ نہیں اور دعوت دی ہے کہ وہ اسلام کو قبول کریں کیونکہ مذکورہ بالا امور میں اسلام کو مسیحیت پر فوقیت ہے۔ اس خط کی بعض باتوں کا جواب لودیانہ کی بعض شریف مسیحی بیبیاں تیار کر رہی ہیں اُمید ہے کہ وہ جواب آئندہ پرچہ نور افشاں میں ناظرین کے مطالعہ سے گذریگا۔ خوشی کی بات ہے کہ ہماری مسیحی بہنیں بھی ایسے معاملات کی طرف توجہ دینے لگی ہیں۔ اور نور افشاں کے ذریعہ سے بوساطت اپنے قلم صداقت رقم اس خداوند کی خدمت میں حصہ لینے لگی ہیں انکا خیال ہے کہ مردوں کو ایسے ہلکے مباحثہ بڑھانے کی ضرورت نہیں۔

نیویارک واقع امریکہ میں ایک ایسا بڑا اور عالیشان دفتر تیار ہو رہا ہے۔ جس کی نظیر دنیا میں نہیں۔ اس کی تعمیر پر ساڑھے لاکھ پونڈ خرچ آئے گا۔

مراسلات

ہمارا قومی احساس

گذشتہ سے پیوستہ

کیوں نہ پہونچنا ہی چاہیئے۔ شاید اُن کی آواز اس لہجہ سے کہہ رہی ہے ؎

گیرم کہ غمت نیست۔ غم ما ہم نیست

اے پنجاب کے ذی وقار عیسائیو۔ اے محبت قومی اور جوش ملت کے دم بھرنیوالے مسیحیو۔ اے کارکن نوجوانان والنٹیر فدائیو۔ سچ بتاؤ تم کہاں ہو اور کس ہوا میں ہو؟ کیوں اپنی قومی ذمہ داری اور مذہبی فرض کے بوجھے کو اپنے سڈول کاندھوں پر نہیں اُٹھاتے؟ اس بات کا اقرار کئے بغیر بھی راقم نہیں رہ سکتا کہ اب اتفاق کی بُو کسی کسی خطے اور گوشے سے آنے لگی ہے۔ این۔ ایم۔ ایس میں پادری ولیم مقیم منٹگمری ایک بڑے بھاری نمایاں خود انکاری کا نمونہ دیئے ہوئے ہے۔ اور بار کے علاقوں میں بہت سے مسیحی سلف سپورٹ کا جوہر دکھا رہے ہیں۔ آزادانہ کاشتکاری اور مشقت کرتے ہیں اور ساتھ ہی خداوند کے سال مقبول کی منادی دیتے ہیں۔ ابھی نور افشاں میں مجھے مسٹر ای چارلس کی آزادانہ ڈاکٹری کی دوکان جو کہ انہوں نے گوجرانوالہ میں کھول رکھی ہے۔ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ ایسے سلف سپورٹ کے نمونہ اور زندہ مثالیں ہمارے سامنے پیش ہو جائیں تو پنجاب ترقی کا گھر بنجا دے۔ اور پنجاب ہی کل ہندستان کے لئے تقلید بنجا دے۔ اب سوال لازم آتا ہے۔ کہ آنا رونا جو رو دیا تو اب اسی قومی فلاح اور مصلحت کے لئے کیا کیا تجاویز اور تدابیر سوچ کر عمل میں لائی جائیں۔ بندہ کی رائے ناقص میں اگر ناظرین والا تبار اور مشاہیرین ذی وقار قبولیت کے درجہ تک پہونچنے دیں تو بہ تفصیل ذیل چند سطور ہدیہ ناظرین کرتا ہوں:-

ہر دیار و امصار کے مسلمہ کارکن اور باعزت وجاہ اشخاص اس بات کا بیڑہ اُٹھائیں کہ ہم اپنے غریب عیسائی بھائیوں کو افلاس رذالت و بطالت کے درجہ سے اُٹھا کر کھڑا کریں تو ممکن نہیں کہ ہماری قدر ہماری گورنمنٹ عالیہ اور سرکار دولتمدار کے سامنے نہ ہو۔ مثال کے طور چند پنجاب کے کارکن والنٹیروں کے نام پیش کرتا ہوں:-

(۱) لودیانہ سے مسٹر پی۔ وائیلی ایک بہت ذی عزت اور صاحب دولت و ثروت آدمی ہیں اگر یہ چاہیں تو ہر حالت میں اکیلے ہی فیاضی۔ اور ہمدردی کی نظیر پنجاب میں قائم کر سکتے ہیں پھر ہمارے لائق ہیڈ ماسٹران مسٹر آئن سی گھوش اور مسٹر بہاری لعل جو کہ ہر امدادی کام میں دخل دے سکتے ہیں۔

(۲) فیروزپور سے ارنسٹ میّاداس۔ لالہ سکھ دیال پادری پریم داس۔

(۳) جالندھر سے گولک ناتھ اور مسٹر جمال الدین صاحبان جو ایک ہی تحصیل کے تپے شمار کئے جاتے ہیں۔

(۴) امرتسر سے وکیل رلیا رام۔ مسٹر وہابٹ جو کہ بڑے مدبر مدمغ اور صاحب جائیداد ہیں ہر طرح سے آپ قومی بہبودی کے لئے کر سکتے ہیں۔

(۵) لاہور سے پادری طالب الدین۔ پروفیسر سراج الدین۔ پروفیسر دت۔ پروفیسر بی۔ ایم لعل وغیرہ جو کہ علمی معیار سے ایک اعلیٰ رکن ہیں

(۶) گجرات سے مسٹر دیدار سنگھ۔ مسٹر دانیل جو کہ دینی و دنیوی طور پر مدد ہو سکتے ہیں۔ آپ صاحبان کے مربعے اور زمین اور لوگوں کو مدد پہونچانے کا ایک خاص ذریعہ و وسیلہ ٹھہر سکتے ہیں۔ اور صاحبان ایسے ایسے کاموں میں کوشش کر بھی رہے ہیں۔ اور اسی طرح اور دیگر امصار و دیار ہیں۔ دہلی میں پادری جوئیل واعظ لعل ایم۔ اے اور ڈاکٹر ساڈل ڈیوڈ تو ایک بڑا بھاری ذریعہ اور وسیلہ ٹھہر سکتے ہیں اور خاص طور پر بندہ ناظرین کی توجہ جالندھر کے سر راجہ ہرنام سنگھ جو کہ کپورتھلہ ریاست کے حصہ داروں میں سے ہیں۔ اور لیجسلیٹو کونسل کے ممبر گورنمنٹ میں بڑے اعزاز و فخر کا باعث ہیں۔ آپ کے ذریعہ ہماری قومی ترقی کا دارو مدار و انحصار ہے۔ آپ ہی کے ذریعہ ہمارے پنجابی عیسائی لوگوں کی قوم اور آپ ہی ہماری ڈوبی ہوئی کشتی کا سہارا بنیںگے۔ کاشکہ آپ اس کام میں بڑے جوش اور سرگرمی سے حصہ لیں۔ اسی طرح ہر شہر پنجاب میں بہت زور سے زمیندار مربع والے بہت سے علمی لیاقت اور استعداد والے بہت سے دیگر کاموں کے اوصاف والے چند تعداد سرکاری عہدوں پر ہو کر خاص نزدیکی مدد کا ذریعہ اور وسیلہ ٹھہرنے والے۔ اور بار کے علاقہ میں پادری علی بخش کینن اور پادری احسان اللہ آر۔ ج ڈیکن بھی بہت کچھ اس کام میں مدد دے سکتے ہیں۔

کچھ بھی ہو یہ بات کرنے کی ہے نہ کہ زبانی جمع خرچ سے زمین آسمان کے قلابے ملانے۔ کیوں نہ ہو اگر معزز اشخاص اپنی قومیت کا احساس یکجا اکٹھے ہو کر یکدل و جان کریں اور پھر ایک مسودہ پاس کر کے ہماری مہربان گورنمنٹ کے گوش گذار ہو۔ اور سرکار ہم کو ایک دیسی مسیحیوں کی قوم میں گردانے اور ہمارے حقوق اور استحقاق وہی ہوں جو کہ غیر اقوام کے سُنا جاتا ہے۔ کہ یو۔ پی کے لوگوں نے اسباب کا احساس کیا ہے اور وہ پنجاب کی نسبت شاید زیادہ سرکاری عہدوں پر بھی متمکن ہیں اور ابھی سرکار کی فیاضی کا ایک خاص اظہار عیسائیوں کو مربع دینے کا ہوا تھا کہ چپ چپاتی گول مول بات سی رہ گئی۔ شاید کسی نے روک دیا ہو۔ یا شاید سرکار کسی شخص یا سوسائٹی کے اثر میں آگئی ہو۔ زمین کے لینے سے تو پنجابی مسیحی اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اپنی مدد آپ کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح خدا برکت بھی دیوے گا علاوہ اگر پیشہ ڈاکٹری زمینداری وغیرہ کرنے والے ایسے لوگ اگر ہم میں نکل آویں تب تو پنجاب بہت جلدی تر ہو جائیگا۔ ورنہ دیگر اقوام ہم کو سلف سپورٹ کا نمونہ دیتی رہیں گی۔ اور ہم ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہینگے۔ بڑے بڑے افسر جو کہ سرکاری ملازمتوں پر ہیں وہ اگر عیسائی بھائیوں کے اٹھانے کی کوشش کریں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ اور افسوس ہے کہ عیسائیوں کا وہ نمونہ اور وہ وقر جاتا رہا جو کہ غیر اقوام پہلے تسلیم کیا کرتی تھیں۔ خیر تو بھی ہم اپنے ایمان کو پختہ کر کے یکدل اور یک جان ہو کر اپنے گناہوں اور غلطیوں کا اقرار کریں اور اپنی بڑائی اور بیرونی عزت اور دفتر کا لحاظ نہ کر کے اپنے غریب مسیحی بھائیوں کا خیال کریں۔ آپ جو کہ چیدہ اور بزرگ ہو آپ ہی ان فرضوں کے ذمہ وار ہیں۔ آپ ہی کے ذریعہ خداوند ان بھیڑوں کو پالنا چاہتا ہے۔ اپنی دولت کو زنگار نہ لگاؤ۔ اپنے علم کو یونہی نہ گنواؤ بلکہ اپنے مسیحی بھائیوں کے لئے کچھ کر کے دکھلاؤ۔ خدا کا شکر ہے کہ این۔ ایم۔ ایس زینتیں اور دیگر کانذ اور پیشہ ور سلف سپورٹ کا نمونہ بن رہے ہیں اور امید ہے سرکاری بالائی افسر بھی اپنے خداوند کے جلال کو پورے طور پر ظاہر کر رہے ہیں۔ اے بالائی افسروا! اے عز و جاہ والو! تم ہی تو اس اُجڑی ہوئی کھیتی اور بگڑے ہوئے باغ کے باغبان اور نگہبان ہو۔ تم ہی نے تو ان مرجھائے ہوئے نخلوں کی سیرابی اور شادابی کرنی ہے۔ اب بہت مضمون لکھنے سے اکتفا کرتا ہوں۔ کیونکہ مضمون طویل اور میری عقل ناقص ہے۔ اب دیگر صاحبان قلم کے انصاف پر چھوڑتا ہوں۔ کاشکہ ہم سب اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور خداوند کے جلال اور بزرگی کے لئے تن من اور دھن سے سعی بلیغ اور پوری کوشش کریں۔ امید ہے اور صاحبان بھی اپنی رائے سے بندے کی اصلاح کرینگے۔ فقط

خاکسار۔ ہرنامہ نکا آپکا پرانا آشنا
مہی این۔ پی پروانہ از لودیانہ۔

نوحہ

بروفات ہر اکسیلنسی حضور لیڈی ہارڈنگ صاحبہ

اپنی قسمت کا بہت پاٹا ہے پانسا کیا کریں
ہو گیا ہے اب بہت دشوار جینا کیا کریں۔
رات دن تکلیف سے پڑتا ہے پالا کیا کریں
رنج و آلام و مصیبت کو ہے سہنا کیا کریں
روئیں ہم کس کس کو کس کس کا کریں ماتم بھلا
ایسی تکلیفوں سے تو مرنا ہی یکدم بھلا
دکھ ہے دکھ تکلیف پر تکلیف و آفت ہے بڑی
بس لگی رہتی ہر اندوہ و مصیبت کی جھڑی
سامنا درد و غم و آلام کا ہے ہر گھڑی۔
غالباً ہے بدبختی کی ہمپہ بپتا آ پڑی
اب تو قابو میں نہ دل ہی اور نہ باقی ہے جگر
خون کی دھاریں نکلتی ہیں بجائے اشک تر
اے اپنا کیسا پیارا مہرباں جاتا رہا
خیرخواہ و محسن ہندوستاں جاتا رہا۔
گل زمیں کا بلبلِ شیریں بیاں جاتا رہا
نازش ہندوستاں فخر جہاں جاتا رہا
کیا بھلا پائیں گے لیڈی ہارڈنگ سی پھر کہیں
رحمدل اور مہرباں پر وہ زیبا طینت خوش یقیں؟
ہند کے باشندگاں کو آپ تھیں کرتی پیار
اور وہ سب آپ پہ تھے جان و دل سے نثار
آپ پھر ہم کو نہ کیونکر یاد آویں بار بار
کیوں نہ ہم نالے کریں اور کیوں نہ ہوویں بیقرار
آہ کیونکر صبر ہم کو کس طرح تسکین ہو
حیف جدا ہم سے ایسا صاحب تمکین ہو۔



چھوٹے بچے نام سے ہیں آپکے واقف تمام
اور لڑکوں میں بہت ہے آپ کا مشہور نام
یاد ہے ہر نوجواں کو آپ کا شیریں کلام
آپ کے الطاف کے ممنون ہیں ہر خاص و عام
ہے فقط یہ آپ کی ہمدردو طینت کا سبب
مہربانی لطف اور خلق و مروت کا سبب
آہ! کیسی مہربانی آپنے کی ہند پر
آپکی ہم پر رہی ہر دم عنایت کی نظر
تھی سدا عملی مسیحیت آپ کا کامل ہنر
آپ کا ثانی بھلا دنیا میں پائینگے کدھر
ہند پر قرباں کیا اپنے تئیں کو آپ نے
تا زمین جنت بنایا اس زمیں کو آپ نے
ختم کرائے دلفگی بہر خدا یہ ذکر غم
اب نہ طاقت ہے بدن میں اور نہ چلتا ہے قلم
کر بصد منت دعا خالق سے اپنے کوئی دم
ہارڈنگ صاحب پہ ہو تیرا سدا دست کرم
آپ کو صبر و تحمل بخش اے پروردگار۔
تا دم مرگ اے مسیحا آپ کا ہو غمگسار۔

راقم۔ احقر العباد اصغر الافراد
بندہ - کالون سنگھ -
متخلص بہ دلفگی (لکھنوی)

کنونشن تتو کے

لاہور کے ضلع تحصیل چونیاں میں ملتان لائن پر ایک نئی منڈی سرکار نے بسائی ہے جس کا نام تتو کے ہے۔ اچھی بارونق جگہ ہے چرچ مشنری سوسائٹی کی طرف سے یہاں مشن اسٹیشن قائم کیا گیا ہے۔ کوئی ۲-۳ برس سے یہاں کام کھولا گیا ہے۔ پادری وارث الدین صاحب یہاں کام کرتے ہیں۔ دیہات میں برابر دورہ کرتے رہتے ہیں امسال خدا نے اُن کے دل میں ڈالا کہ تتو کے دیہاتی مسیحیوں کی کنونشن کیجاوے۔ یہ کام کوئی آسان کام نہ تھا۔ کہ جھٹ خیال آیا اور کر لیا۔ مگر

"ہمت مرداں مدد خدا"

خیال یہ کیا کہ تمام مسیحی جو تتو کے دیہات میں رہتے ہیں۔ بلائے جاویں۔ اور اُن کے رہنے کھانے پینے کا بندوبست کیا جاوے اور سب کو کھانا بلاقیمت ملے۔ ایسے کام کے واسطے روپیہ کی ضرورت۔ سو پادری صاحب نے دیہات کے مسیحیوں کو تحریک دلائی۔ اور چندہ جمع کرنا شروع کیا۔ بعض کا خیال تھا چونکہ اس میں کسی مشنری کا ہاتھ نہیں۔ یہ کام نہ ہو سکیگا۔ مگر

ہمت کرے انساں تو کیا ہو نہیں سکتا

۱۸ - ۱۹ - ۲۰ جولائی ۳ دن کنونشن کے مقرر ہوئے۔ لوگ ۱۷ تاریخ ہی سے آنے شروع ہو گئے۔ ناظرین سنکر حیران ہونگے کہ پادری صاحب کا خیال تھا کہ ۳-۴ سو آدمی جمع ہونگے مگر خدا کا فضل تھا کہ اتوار کی صبح کو عبادت کے وقت ایک ہزار مسیحی تھا۔ اب ایک ہزار آدمی کا انتظام کرنا کوئی بچوں کا کھیل نہ تھا۔ کوئی مشنری موجود نہ تھا۔ پادری ڈگوریٹہ صاحب مشنری کلارک آباد آنا چاہتے تھے۔ مگر بارش کے سبب سے نہ آسکے۔ اگرچہ دقتیں اور مشکلات بہت پیش آئیں اور خرچ انتہا درجہ کرنا پڑا۔ کیونکہ ہر ایک چیز لاہور سے منگوانی پڑی برتن۔ خیمے۔ چاندنیاں۔ خوردنی اشیا۔ یہاں تک کہ پکانے والے بھی لاہور سے منگوائے۔ خدا کا شکر کہ وقت پر سب کو کھانا ملتا رہا۔ اور سب کی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ عظین کے واسطے ڈاک بنگلہ سرکار سے مانگ لیا تھا۔ باقی سب لوگ خیموں اور چاندنیوں کے نیچے بسرام کرتے رہے۔ موسم بھی خدا نے ہم کو ایسا بخشا کہ نہ تو بارش ہوئی۔ نہ کڑاکے کی دھوپ لگی۔ انتظام اُنکی دیکھئے کہ جونہی کنونشن ختم ہوئی۔ اور اسباب خیمجات اسٹیشن پر پہونچا دیئے۔ اور لوگ اپنے گھروں کو روانہ ہوئے ۲ گھنٹے بعد بارش نے اپنا کام شروع کیا۔ ایسا معلوم ہوا کہ خدا نے نیچر کو قابو کر رکھا اور اجازت نہیں دی کہ بارش ہووے۔ چنانچہ جس وقت بارش ہوئی تو ایک معزز مسلمان نے کہا کہ خدا بھی تمہاری طرف ہے۔ سچ ہے۔ جب خداوند ہماری طرف ہے۔ تو کون ہمارا مخالف ہو سکتا ہے۔ صاحبان ذیل کونشن میں دینی خدمت کے واسطے تشریف لائے تھے آرچ ڈیکن پادری احسان اللہ صاحب۔ پادری طالب الدین صاحب ماسٹر اے۔ پی مشن لاہور پادری جیمس ولیم صاحب۔ ڈاکٹر دینا ناتھ صاحب این۔ ایم۔ ایس اور حضرت واعظ۔ مگر تقدم اللہ ہر دو صاحبان نے ہی خدمت کو ایسی خوبی سے سرانجام دیا کہ ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں کسی اور کی ضرورت نہ تھی۔ تاہم ڈاکٹر صاحب

اور واعظ کو بھی کسی قدر موقعہ دیا گیا - واعظ کا مضمون مسیحیوں کی شادی بیاہ کی نسبت تھا جو خرابیاں آجکل دیہاتی مسیحیوں میں ہو رہی ہیں - ان کے انسداد کی بابت بیان کیا - اور خرابیوں کا اظہار کیا مسیحیوں نے کھڑے ہو کر خدا کے سامنے اقرار کیا - کہ ہم ان خرابیوں کو کلیسیا میں نہ ہونے دینگے - اور نہ خود کرینگے - سنا ہے کہ کلارک آباد کے مسیحی ناراض ہو گئے - کہ مثال کے طور پر کلارک آباد کا نام کیوں لیا گیا - سچ ہے - جب کانٹا نکالا جاتا ہے تو خواہ نخواہ اسے لگجاتی ہے جہاں زخم میں مواد ہو وہیں درد ہوتا ہے - خدا کا شکر ہو کہ کلارک آباد کے مسیحیوں کو اس بات کا درد ہوا - امید ہے کہ ہے کہ وہی اب اوروں کے واسطے نمونہ بنینگے -

دینی خدمت بہت اچھی طرح سے ہوئی - میٹنگ با اثر ہوئیں - لوگوں نے شوق غور اور دھیان سے سنا - ایسے جلسے اور کونشنیں ظاہر کرتی ہیں کہ کلیسیا میں بیداری ہے - کلیسیا روحانیت کی طرف ترقی کر رہی ہے - مسز مدو خاں اور مسز طالب الدین - اور مسز اندرسن کے ہم سپاس گزار ہیں کہ انہوں نے کھانے پینے میں ہماری خوب مدد کی - اور مسز واعظ نے انتظام کے سنبھالنے اور کھلانے پلانے میں سب ہمت دکھائی - کام کی کثرت کا آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ پادری وارث الدین صاحب ایک دن رات بالکل بے دم ہو کر پڑے رہے - گویا ہوش ہی نہیں - اس وقت ان کی جگہ ماسٹر یوسف نے خوب مدد کی - ایک ہزار آدمی کی خدمت ۳ دن کے واسطے کوئی آسان کام نہ تھا - جو لوگ کہتے ہیں کہ دیسی کچھ نہیں کر سکتے تو کے کنونشن اُن کے اس دعوے کو باطل کرتی ہے - جناب وارث الدین دیسی پادری نے آٹھ سو روپیہ سے زیادہ چندہ جمع کر لیا جس میں کسی ولایتی کا ایک پیسہ بھی نہیں - اور کام بھی بے خلل و غش بخیریت انجام کو پہونچا - یہ سب کچھ خدا کی مدد اور رحمت سے ہوا - اُس کے نام کا جلال ہو -

آخر میں میری عرض ہے کہ ایسے جلسوں اور میٹنگوں کی دیہاتی مسیحیوں کے درمیان بہت ضرورت ہے - اُن کی حالت ایسی ہے کہ وہ اُن بھیڑوں کی مانند ہیں جن کا چرواہا نہ ہو - اُن کو چرواہے کے پاس لانا چاہیے -

راقم -
ابن عبد -

چار چیزوں کا فخر

آجکل چار چیزیں عموماً تعلیم یافتہ اور خصوصاً مسیحی کلیسیا کی خرابی اور کمزوری کا باعث ہیں -

گریس - دینداری
فیس - حسن
ریس - ذات
پلیس - عہدہ

اس کو ہمارے دوست اور ہمزاد واعظ صاحب نے اس طرح بیان کیا ہے -

اچھا نہیں غرور میری جاں گریس کا -
اک دم میں فخر چھوڑ دے تو اپنے فیس کا
لازم ہے ترک کر دے مسیحی تو ریس کو
بہتر نہیں جتانا کبر پلیس کا -

چار چیزوں نے مار ڈالا دیس
ریس ہو فیس اور پلیس گریس

مذاق سخن کی تحریک

مرقومہ از جارج ملٹن ثاقب لودیانوی -
مقیم حال بٹالہ

ناظرین با تمکین کو معلوم ہے کہ پادری کیدار ناتھ صاحب منت نے ایک مضمون بعنوان "تہذیب الشعراء" بجریدہ نور افشاں شائع کر کے احباب کی تحریک کی تھی کہ جملہ مسیحی صاحبان میں جو شعرائی زمانہ موجود ہیں - اُن کو اب غیر مسیحی شعرا کے قدم بقدم چلنا چاہیئے اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس فقرے سے اُن کا مفہوم یہ تھا کہ ہم ان تمام استعارات و تشبیہات کو جو شاعری کے متعلق ہیں عارفانہ اخلاقی اور نیچرلی خیالات میں پیش کریں چنانچہ اُن کے نمونہ کی غزلیات سے ایسا ہی مترشح ہے - میں اس تحریک پر نہ صرف حضرت منت صاحب کو ہی بلکہ حضرت شاکر صاحب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں - جن کے دلوں میں مسیحی شاعری کی اصلاح کا خیال گاہے بگاہے گدگدایا جاتا ہے - لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسیحی شعرا میں اتنی جان نہیں کہ وہ آپ جیسے کہنہ مشق شاعروں کی تقلید کرنے پر آمادہ ہوں - اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ اردو لٹریچر کا مادہ مسیحیوں میں مفقود ہوتا جاتا ہے - اور اس کی جگہ انگریزی عام بول چال ہوتی جاتی ہے - یہی وجہ ہے کہ مسیحیوں میں اردو

زبان دانی کا نام ونشان نہیں۔ اگر معدودے چند اشخاص ہیں بھی تو وہ علم داروں میں نہیں شمار کئے جاتے کیونکہ زمانہ موجودہ کے خیال سے تو عالم وہی ہے جو انگریزی جانتا ہو یا کوئی ڈگری ہولڈر ہو۔ گویا علمیت اور لیاقت کا انحصار اب کاغذ کے چند انچ لمبے پرزے پر رہ گیا ہے۔

قطع تعلق اس خیال کے یہ بھی جائے شکر ہے کہ اگرچہ السنۂ مشرقیہ میں مسیحی صاحبان غیر مسیحیوں سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ "تاہم زبان مروجہ میں اُن کا پایہ غیر مسیحیوں سے افضل ہے۔ لیکن یہ فضیلت منتہائی عدم موجودگی السنۂ مشرقیہ کے ہم ہندوستانی مسیحیوں پر پھبتی ہیں۔ مزہ تو جب ہے کہ زبان انگریزی کے ساتھ زبان اُردو میں بھی ہم ان کے ہم پلہ ہوں۔ میری یہ چند سطور ماقل ودل سے جو ناظرین نورافشاں کے آگے پیش کی گئی ہیں۔ یہ اظہر ہیں کہ ہم زبان انگریزی کو ہی خیرباد کہدیں بلکہ وہ اُس کی تائید میں ہیں۔ منجملہ یہ ضروری امر ہے کہ ہم ہندوستانی مسیحیوں کو لازم ہے کہ زبان انگریزی کے ساتھ زبان اُردو کو بھی رونق بخشیں۔

اب رہا یہ خیال کہ ہم زبان اُردو کو کیونکر ترقی دے سکتے ہیں۔ اس پر بہت رائیں بالانفراد قائم ہو سکتی ہیں۔ اور اُن کے اظہار کے لئے مسیحیوں میں بجز نورافشاں اخبار کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

میرے خیال ناقص میں جو اپیل مذاق سخن کی حضرت رسا صاحب بریلوی اور حضرت منت صاحب نے کی ہے۔ وہی زبان اُردو کی ترقی کا ایک مسلمہ ذریعہ ہے۔ علوم غربیہ کو چھوڑ کر میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اُردو لٹریچر کی زیب و زینت آولین سے مذاق سخن رہا ہے۔ چنانچہ جتنے نامور شاعر ہند میں گذر چکے ہیں وہ زبان اُردو کے بنانے والے کہلاتے ہیں۔ اور جب ہم مسیحیوں میں بھی ویسا ہی مذاق سخن پیدا ہو جائیگا تو کم از کم زبان اُردو کی اصلاح تو مسیحیوں میں ہو جائے گی اور مسٹر پیارے لعل صاحب شاکر کا وہ طعن بھی جو اُنہوں نے مجموعہ غزلیات پر ریمارک کرتے ہوئے دیا تھا کہ مسیحیوں میں فرنگیوں کی اُردو بولی جاتی ہے۔ دور ہو جائے گا۔ علاوہ اس کے میں ایک اور مزے کی بات سناتا ہوں ایک مشنری صاحب نے اثنا گفتگو میں مجھ سے ذکر کیا کہ مسیحی لوگ اپنی زبان اُردو سے بالکل بے بہرہ ہیں چنانچہ پادری وائٹ بریخٹ صاحب کہا کرتے تھے کہ مجھے کوئی دیسی مسیحی اردو نہیں پڑھا سکتا۔ میرے دل میں اسی وقت خیال گذرا کہ صاحب بہادر سے کہوں کہ فصیح الملک حضرت داغ فرماتے ہیں ؎

نہیں کھیل اے داغ یاروں سے کہدو
کہ آتی ہے اُردو زباں آتے آتے

مگر پھر خیال گذرا کہ حاکم کے آگے یہ جواب بھی مانع ادب ہے۔ پس خموش ہو رہا۔ ایک لطیفہ سنو۔ میرے ایک دوست جو ابھی کالج سے بی۔اے کی ڈگری حاصل کرکے آئے ہیں ایک مشنری صاحب سے ملنے گئے۔ باتوں باتوں میں زبان اُردو کا تذکرہ چھڑ گیا۔ صاحب بہادر نے میرے دوست سے کہا کہ لفظ "فرض" کا مادہ کیا ہے۔ اب وہ خموش ہو گئے اور کوئی جواب نہ دے سکے۔ دوسرے دن مجھ سے ملکر یہ تمام قصہ سنایا۔ آپ بھی ہنسے اور مجھے بھی خوب ہنسایا۔

اب اگر مشنری صاحبان یا دیگر یورپین اس بات کا خیال کریں کہ دیسی مسیحی اُردو نہیں جانتے تو حق بجانب ہیں۔ کیونکہ جن انگریزی خوانوں مسیحیوں سے اُن کا واسطہ پڑتا ہے۔ وہ بے چارے کچھ اُردو دان تو ہوتے ہی نہیں اُردو کو تو وہ ہائی کلاسوں میں ہی جواب دے آتے ہیں اب بڑی جماعتوں میں اُن کی استعداد کیا رہ سکتی ہے۔ لیکن وہ طالب علم جو کہ کالجوں میں بھی زبان اُردو سے خاص اُنس رکھتے ہیں۔ وہ اپنی زبان کو قائم رکھ سکتے ہیں۔ اور زباندانی کو رونق بھی بخش سکتے ہیں۔

مسیحیوں میں زبان اُردو کے مفقود ہونے کی جہاں اور وجوہ ہیں از انجملہ ایک یہ بھی ہے۔ کہ ہم میں اردو لٹریچر کے میگزین بہت ہی تھوڑے ہیں۔ اور جو ہیں بھی وہ نہایت پستی کی حالت میں چل رہے ہیں۔ سب سے بڑا آرگن نورافشاں ہے اور سب سے پرانا آرگن ہے۔ لیکن اگر اس کی اشاعت پر غور کرو تو حیرت آتی ہے۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ہم مسیحیوں کو اُردو لٹریچر کے ذخائر سے کوئی اُنس نہیں۔ ہم مسیحیوں میں کتنے اہل قلم اور گریجویٹ موجود ہیں مگر کون اپنی قلم سے اس کی مدد کرتا ہے۔ اب حضرت رسا صاحب غریب نورافشاں پر ادبار ڈال رہے ہیں کہ اس میں ایک خاص ضمیمہ اُردو شاعری کا بھی بڑھا دینا چاہئے۔ زبان اُردو کو رونق بخشنے کے لئے یہ خیال تو نہایت ہی موزوں تھا۔ مگر مسٹر برقی پہلے ہی چونک اُٹھے کہ مسیحی شاعری زلف و خال و خط اور مجازی عشق سے منزہ ہو۔ ابھی تو کسی نے اس قسم کی غزل نورافشاں میں شائع ہی

نہیں کرائی اور نہ ہی ایڈیٹر اخبار نورافشاں ایسے ہیں جو مجازی عشقیہ غزل کو اپنے اخبار گہربار میں جگہ دیں گے۔ ہم مسٹر برقی صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ مسیحی شاعر ہرگز عشق مجازی کیطرف مبذول نہ ہوگا۔ آپ خاطر جمع رکھئے۔ حضرت منت صاحب کا سراپا تو اخلاقی معنوں میں مستغرق تھا۔

میں تائید کرتا ہوں کہ اگر خاص ضمیمہ اُردو شاعری کا نورافشاں میں بڑھا دیا جاوے تو اصلاح زبان اُردو کے لئے مفید تو ہوگا۔ لیکن ساتھ ہی یہ خیال بھی رہے کہ اس صورت میں کم ازکم پہلے سو خریدار پیدا ہونا چاہئے۔ اور نیز نورافشاں کی قیمت میں بھی اضافہ ہونا چاہئے۔ ایسی حالت میں میں یقین کرتا ہوں کہ اڈیٹر نورافشاں کو ایک صفحہ بڑھا دینے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ ساتھ ہی اس کے میں یہ بھی عرض کئے دیتا ہوں کہ جب تک مسیحیوں میں مستند شاعر اپنی توجہ اس طرف مبذول نہ کرینگے ضمیمہ اخبار کی رونق کچھ نہ ہوگی۔

سکم اور بھوٹان

یہ ریاستیں تبت کے جنوب اور نیپال کے مشرق جانب واقع ہیں۔ یہاں کے باشندے بدھ مذہب کے پیرو ہیں۔ وہ سوائے گوتم بدھ کے سچے زندہ خدا کی بابت کچھ نہیں جانتے۔ ایک روز میں نے ایک لاما سے جو میرے پاس ہندی پڑھنے آیا کرتا تھا پوچھا کہ تم خدا کی نسبت کیا جانتے ہو۔ اس نے کہا کہ سنگی (بدھ) کل دنیا کا خدا ہے۔ اور وہ دلائی لاما اُس کا اوتار ہے۔ جو کہ دنیا کی چھت یعنی تبت میں رہتا ہے۔ اور وہاں سے دنیا کی نگہبانی کرتا ہے۔ پر جب دلائی لاما لڑائی کے وقت لاسہ سے بھاگ گیا تھا۔ اُس وقت سے بعضوں کا ایمان ڈھیلا پڑ گیا ہے۔ کہ اگر وہ خدا ہوتا تو چینیوں کے ڈر سے کیوں بھاگتا۔ یہ لوگ دلائی لاما کا جھوٹا کھانا کھانے میں بھی اپنی نجات سمجھتے ہیں۔ چنانچہ جب وہ کالمپونگ میں آیا تھا تو اُس کے جھوٹے چاولوں کے لئے آپس میں مرغوں کی طرح لڑتے تھے۔ کہ کسی طرح ایک آدھ دانہ مل جائے۔ خدا ان پر رحم کرے۔

میں نے دوبارہ نیپال جانے سے پہلے ان ریاستوں میں دورہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ تو سکینڈی نیوین مشن کے سکرٹری نے مہربانی فرما کر بھائی تقریجن کو بطور مترجم کے میرے ساتھ بھیجا۔ ان سے مجھ کو کلام سنانے میں بڑی مدد ملی۔ میں بھائی تقریجن کے ساتھ تپونگ اور تستا میں منادی کرتا ہوا کالمپونگ پہونچا۔ یہاں پر شخصی اور بازاری منادی کے لئے بہت عمدہ موقعے ملے۔ تبت کے ایک بڑے افسر سے ملاقات ہوئی۔ جو کہ در پردہ مسیحی ہے پر علانیہ اقرار کرنے سے ڈرتا ہے۔ تا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ نکالا جائے۔ اس سے دو گھنٹہ تک مذہبی گفتگو ہوئی۔ اثناء گفتگو میں اُس نے بتایا کہ دلائی لاما کے پاس بھی ایک تبتی زبان کی انجیل ہے۔ جو کہ تبتی مشن کالمپونگ کے پادری میکنزی صاحب نے اُس کو دی تھی۔ اور وہ اُس کا مطالعہ کرتا ہے۔ خدا کرے کہ اس کا دل تبدیل ہو جاوے تا کہ وہ اور اُس کے ساتھ اور بہت سی روحیں بچ جاویں۔

اتوار کے روز بڑے گرجا میں ایک عجیب نظارہ تھا۔ نیپالی۔ تبتی۔ چینی مسیحیوں کی جماعت قریب پانچسو کے تھی۔ پر زیادہ تر نیپالی مسیحی تھے۔ اور مجھے ہندی میں وعظ کرنے کے لئے کہا گیا۔ ایک بھائی نیپالی زبان میں ترجمہ کرتا تھا۔ دوسرا تبتی زبان میں تیسرا چینی زبان میں۔ گویا ایک ہی وقت میں چار زبانوں میں عبادت ہوئی۔ گو ترجمہ کے سبب سے بہت دیر ہوگئی۔ تاہم سب خوش تھے۔ دوسرے دن ہم کالمپونگ سے انوا ٹھہر گئے۔ یہاں پر ایک بزرگ آدمی سے ملاقات ہوئی جو کہ عجیب طور سے مسیحی ہوا۔ یہ بھوٹان کا رہنے والا اور پکا بدھسٹ تھا۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اس علاقہ میں وبا سے بہت سے آدمیوں اور جانوروں کا نقصان ہوا۔ جب اس بزرگ کا خاندان بھی طاعون سے ہلاک ہونے لگا تو چونکہ یہ ایک دولتمند آدمی ہے۔ اس نے بہت سے لاماؤں کو بلایا کہ آکر اُس کے خاندان کے لئے دعائے خیر کریں۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ چنانچہ وہ تھوڑی دیر تک دعا کرتا رہا اور ایک سارا خاندان تندرست ہو گیا۔ تب اُس نے گھر کی

کے ساتھ انجیل کا مطالعہ شروع کیا اور اپنے گھرانے کو بھی پڑھ کر سناتا رہا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سارے خاندان نے جو چھوٹے بڑے چالیس تن کا ہیں بپتسمہ پایا۔ اب یہ بزرگ ۷۵ برس کا معمر اور ضعیف ہے۔ تاہم بخوشی گرد و نواح میں انجیل سنانے جاتا ہے۔ اور ہم جوانوں کے لئے ایک بڑا نمونہ ہے کہ جب ایک ضعیف آدمی خداوند کے لئے اس قدر جانفشانی کرتا ہے تو کتنا زیادہ ہم جوانوں کو اپنی طاقت کے دنوں میں اپنے ہموطنوں کو مسیح کے پاس لانے کے لئے جانفشانی کرنی چاہئے۔ اس بزرگ نے ایک چھوٹا گرجا بھی بنایا ہے۔ جس میں سبت کے روز سب لوگوں کو بلا کر لاتا اور کلام سناتا ہے اور اب اس کا ارادہ کہ اپنی آمدنی کے دسویں حصہ سے ایک منادر کھے۔ خدا اُس کے ارادہ اور کام پر برکت بخشے۔ اس بزرگ کی ایک بات سے یہاں کے لوگوں پر بڑا اثر ہوا اور وہ یہ ہے۔ کہ اُس نے مسیحی ہوتے وقت قریباً سات سو روپے کی بدھ مذہب کی کتابیں اور بت پرستی کی قیمتی چیزوں کو آگ میں جلا دیا۔ حالانکہ دوسرے بدھسٹ لوگ قیمت دے کر خریدنے کو تیار تھے۔ اُس نے کہا کہ جن چیزوں سے مجھے فائدہ نہیں پہونچا تو کیا اُن کو اپنے نفع کی خاطر بھائیوں پاس بیچوں۔ ہرگز نہیں۔ ایسی فضول چیزوں کا جلانا ہی بہتر ہے۔ اس سے لوگوں نے جانا کہ وہ فی الحقیقت حقیقت کو معلوم کر کے مسیحی ہوا ہے۔

اِس بزرگ سے ملاقات کرنے کے بعد ہم ایک اور شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ جگہ بھوٹان اور سکم کی حد پر واقع ہے۔ یہاں پہونچتے ہی پولیس والوں نے آگھیرا۔ اس دورہ میں پولیس والوں اور جونکوں سے بڑی تکلیف پہونچی۔ راستہ میں جونکیں اس قدر ہیں۔ کہ چلتے چلتے پاؤں پر چپٹ کر خون پی جاتی ہیں اور رہا سہا خون پولیس والے پی لیتے ہیں۔

لیکن شہر میں خبر گذری۔ اور پولیس والوں کے درمیان رات کے ۱۲ بجے تک منادی کی۔ دوسرے دن سکم کے مجسٹریٹ رائے صاحب نے اپنے پاس بلوایا۔ اُس وقت میرے دل میں شک پیدا ہوا کہ شاید وہ ہم کو سکم سے روک کر واپس لوٹا دے گا۔ پر شکر و تعریف ہو خدا کی کہ بالکل اپنے خیال کے برعکس پایا۔ جب ہم اُس کی کوٹھی پر پہونچے تو اُس نے بڑی عزت سے بٹھایا اور کہا کہ "ہم آپ کا بہت دھن مانتے ہیں کہ ہم جنگلی لوگوں کو دھرم کے رستے میں سکھا دیتے ہیں۔ اور ہمارے آنک آرام و فائدہ کی خاطر اس قدر کشٹ بھوگتے ہیں"۔ اور رائے صاحب کی دلی شکرگزاری کا ثبوت اس سے ملتا ہے۔ کہ دوسرے دن اُس دو آدمی اور دو گھوڑے دوسرے گاؤں تک مفت دیئے۔ جب میں نے لینے سے انکار کیا تو اُس نے کہا کہ "جب آپ نے اتنی دور سے آکر ہم کو یہ یسوع کرشٹ کا سوسماچار سنایا تو کیا یہ شرم کی بات نہ ہو گی اگر میں آپ کی اتنی سیوا بھی نہ کروں"۔ تب اُس کو ہندی کی دو انجیلیں دیں جنکو اُس نے بخوشی قبول کیا۔

باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

ازل سے مائل پندار خیر بے چارہ انساں تھا
گنہ اس میں تھا لیکن گنہ کا اس میں امکاں تھا

نہ تھی جب تک مری چشم تماشا وا وہ پنہاں تھا
کھلی جب آنکھ تو دیکھا اُسے ہر جا نمایاں تھا

مجھے سرکش بنا ڈالا خدا کی بے نیازی نے
خطائیں جتنی کیں اُتنا ہی وہ مجھ پہ مہرباں تھا

ذرا سا راز تھا وہ بھی نہ کھولا اے کلیم اللہ
مخاطب طور پر تھا کون تم سے کون پنہاں تھا

بھلا بیٹھے سب کچھ کوچۂ دلدار میں آکر
خلد کہتے ہیں کسکو نام کس کا باغ رضواں تھا

ہوئی رخصت تن خاکی سے آخر روح واحسرت
جسے ہم صاحب خانہ سمجھتے تھے وہ مہماں تھا

بتا چاہے تو کر بیٹھے فنا پیدا تو ہستی میں
کہ پنہاں پردۂ ظلمت میں غافل آب حیواں تھا

بہایا کیوں نہ جاتا وار پر جز اس کے چارہ تھا
ترا خون اے مسیحا بس رد آورد عصیاں تھا

ترے صدقے اے حسن آفریں خوب بخشش کی
مجھے وہ دل دیا جس میں جہاں کا درد پنہاں تھا

خدا رکھے حلاوت دل میں باقی ورد فرقت کی
ادھر آنکھوں میں حسرت تھی ادھر پہلو میں ارماں تھا

رہا نام مسیح بس دانۂ تسبیح ہستی میں
کہ ثاقب اس سے بچھڑا اور گیا باغ ایماں تھا

راقم ۔ ثاقب (لودیانوی)

ضرورت

تین بائیبل ووُمن کی ضرورت ہے۔ دو سیالکوٹ شہر میں کام کریگی اور ایک ضلع میں کام کریگی۔ صرف سرگرم مسیحیوں کی ضرورت ہے۔

سپرنٹنڈنٹ میموریل ہسپتال
سیالکوٹ شہر

ضرورت

مجھے ریاست بہاولپور میں چودہ مربع زمین کو آباد کرنا منظور ہے۔ جس میں نہر کا پانی موسم گرما میں عام لگتا ہے اور ایک چاہ جاری ہے۔ دیگر پانچ چاہات کی تعمیر زیر تجویز ہے۔ میں نے سُنا ہے۔ کہ پنجابی مسیحی بہ نسبت دیگر قوم کے زیادہ محنتی ہیں اور خوشی سے زراعت پیشہ میں داخل ہوتے ہیں۔ سو اگر میرے پاس جو لوگ آنا چاہیں تو بذریعہ خط و کتابت میں ہر ایک امر سے اُن کی تسلی کر سکتا ہوں۔

منوٹ

تحریر بالا کی تصدیق ہر قسم پادری طالب مسیح صاحب چرچ مشن ملتان کرنے کو تیار ہونگے۔

پتہ

مرزا احمد بخش زمیندار
لوہاری دروازہ چوکی چھپلک
شہر ملتان

منادی شہر میں کردو

دی ہنی ہوس چمبہ سٹیٹ سے براہ راست ہمالیہ پہاڑوں کے تحفے بکفایت طلب فرمائیں۔

خالص تازہ صاف شہد فی ٹن دو پونڈ عہ ایک ٹن پونڈ ۸ ر

خالص صاف سلاجیت فی ٹوبی ۲ تولہ ۱ر

خالص چربی ریچھ جو ہر ایک درد کو مشفی ہے فی دبہ چھٹانک ۴ پونڈ عـہ

خالص چربی چیتا تانی شیر فی چھٹانک ٹن ۴ پونڈ ۳ روپیہ

تازہ ریچھ جو نامردی اور سستی کی بیماری میں کام آتا ہے۔ سالم تازہ ہے

پتا ریچھ فی تولہ عہ

بانگی پہاڑ کا زیرہ نہایت خوشبودار فی پونڈ بارہ آنہ

گل بنفشہ تازہ صاف فی پونڈ عہ ر

لیپ چشم۔ اس کے استعمال سے آشوب چشم دھند جالا دور ہوتا ہے۔ بوٹیوں کے رس سے تیار کیا گیا ہے فی ڈبی ۴ ر

خالص تازہ رسونت فی ڈبی یک چھٹانک ۴ ر

بوقت آرڈر اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

خرچہ بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

مینیجر ہنی ہوس چمبہ سٹیٹ براستہ
ڈلہوزی۔ پنجاب

تار کا پتہ :۔ ہمالین چمبہ۔

دن آگئے

موسم برسات میں سبھی کو تھوڑا بہت بارش کے مرطوبیت کے وجہ سے کھانسی ہو جایا کرتی ہے اور دن رات کسی وقت چین نہیں لینے دیتی کف نہ نکلنے کی وجہ سے ایک قسم کی خرخراہٹ ہوا کرتی ہے۔ اور کھانستے کھانستے جان دیق میں آجاتی ہے اسلئے کھانسی ہوتے ہی فوراً اُس کی تدبیر کرنی چاہئے۔ جو نہایت آسان ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر ایس کے برمن کے کف کھانسی کے دوا کی ایک شیشی لیکر گھر میں ڈال رکھئے۔ جو دو تین ہی خوراک میں آرام کر دیتی ہے قیمت فی شیشی کلاں عہ شیشی خورد ۸ر محصول شیشی کلاں ۶ر خورد ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۶
تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

ضرورت

ریاست قلات کی دو ڈسپنسریوں کے واسطے ایک مسیحی ہوسپٹل اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ مسیحی نیک چلن ہونا چاہئے۔ اور منادی کا کام کرنے کو بھی راضی ہو۔ آب و ہوا نہایت ہی عمدہ ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ذیل کے پتے پر خط و کتابت ہونی چاہئے۔

پادری اے ڈکسن۔ ڈکسی
سی۔ ایم۔ ایس
کوئٹہ۔ بلوچستان

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول ۔من تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰۔ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادکیواسطے ایک خاص قاعدہ۔ عوام کے پڑھنے کیلئے پُرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۹ر +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحداز قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ہنگیس صاحب کی کوشش جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱۲ر +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹس صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ ۸ر۔ اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہرایک مسیحی کو چاہئے کہ اِس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اُونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر۔ ۸ر۔ ۱۲ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنادیں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجائینگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے وکتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائیبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے یہہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمینریوں اور بائیبل ٹرینگ اسکولوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہئے ہرایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہئے قیمت فی جلد۔ فارسی اُردو ۶ر +

دائی گری۔ من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۶ر۔ فارسی اُردو ۶ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہرایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اِسلئے ہرایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے۔ لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ۔ یہہ کتاب دوبارہ چھپ کر تیار ہوگئی ہے +

صحت جسمی } یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہیلتھ ہے سعید غلام حیدر خان پنشنر اورئیس اٹے بریلی کا اور نور محمد صاحب زمیندار پرتاب گڑہ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظرثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (۲) کیوں ہم بجائی بنیں۔ (۳) ہم بجائی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے۔ (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہے۔ (۶) صاف ہوا کس طرح ملتی ہے۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اِسے کس طرح استعمال کریں۔ (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (۹) صاف پانی کس طرح مل سکتا ہے۔ (۱۰) کس طرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ (۱۱) صاف خون۔ (۱۲) خوراک کی بناوٹ۔ (۱۳) قسم قسم کے کھانے۔ (۱۴) تیلی خوراکیں (۱۵) ہدایت خوراک۔ (۱۶) چمڑا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا۔ (۱۹) عضلے اور ورزش۔ (۲۰) دماغی اور کافی ورزش۔ (۲۱) گھر اور احاطے۔ (۲۲) تازہ ہوا کی آمد و رفت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے۔ (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۹) فیصلہ نصیحت۔ قیمت ۴ر +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ... عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک ... للعہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک بعد ... ہے
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ... ۵ ہے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	سے ر	صہ ر	سے
چوتھائی کالم	صہ ر	سے	للعہ ۱۲
نصف کالم	سے	للعہ ۱۲	عہ ۲۵
پورا کالم	للعہ ۱۲	عہ ۲۵	للعہ ۴۰
پورا صفحہ	للعہ ۳۰	عہ ۶۰	ما م

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری - (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں - (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے - (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا - (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا - (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیج دیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذوں پر ہوں - (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۰ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصے سے جاری ہے - امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم ... صہ ماہوار
" اگر ایک خاندان سے دو ہوں ... للعہ ماہوار
" اگر ایک خاندان سے تین ہوں ... للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا - کرو کونول بورڈ کیرام وغیرہ بھی تیار رہتے ہیں +

قیمت جن رکشا للعہ سے اعہ تک

قیمت کرو کونول لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ زبان انگریزی اور اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ بحسب تنخواہ خریداران کے ۱۱ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں +

کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ لاہور

جو کہ پہلے پریسبٹیرین پراویڈنٹ فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا

جاری شدہ ۱۸۳۷ء — رجسٹر شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اس قسم کا یہہ پُرانا فنڈ ہے جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کے لئے جاری ہے - اس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہے - بیواؤں اور یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہے نئے انشورنس ایکٹ کے مطابق ۲۱۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا رہے گا جبتک کہ رقم دو لاکھ تک نہ پہنچ جاوے اس میں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آ سکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچوں کے وظیفہ کی پالیسیاں - نرخ بہت کم رکھا گیا ہے تاکہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس میں شامل ہو سکے +

خواہ اُردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلینڈر کے پتہ پر درخواست کریں

بخدمت مینجنگ ڈائرکٹر
کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ اپر مال - لاہور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں ہوتے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے - اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے - درخواستیں کثرت سے آ رہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے - یہہ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے - باغ دل کے پچھلے نمبر دو آنہ فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی پرنٹر چھپا +